

THE CULTURE OF AWADH IS DESCRIBED

IN

21

NOVEL "SHAM-E-AWADH"
BY SHABNAM RIJVI

STC

March 16-23, 2012

اوڈھ کی تہذیب اور شامِ اوڈھ (اہل سطھ)

ڈاکٹر احسن فاروقی نے کئی ناولیں تخلیق کی ہیں جن میں "شامِ اوڈھ"، "وہ رسم آشنائی"، "زلف اور زنجیر" اور "سنگم" کے علاوہ ناول کی دنیا میں ایک نئے تجربے کے طور پر ایک سیریز لکھنے کی کوشش کی جس کے تحت پہلا ناول "آبلہ پا" دوسرا "سنگ گراں"، تیسرا "یہ وہ بہاریں تو نہیں"، چوتھا "رخصت اے زندگی" پانچواں اور آخری "تازہ بستیاں آباد ہیں" کے نام سے لکھنے والے تھے۔ چونکہ ڈاکٹر احسن فاروقی پانچواں ناول تخلیق نہ کر سکے لہذا جو امپیکٹ اس سیریز ناول کا ہونا چاہیے تھا، نہیں ہو پایا۔

یہ ایک علامتی ناول ہے۔ اس کا اندازہ نام سے ہی ہو جاتا ہے۔ "شامِ اوڈھ" گویا ڈھلتا ہوا دن، ڈوبتا ہوا سورج، رات کی علامت اور رات مکمل خاموشی اور تاریکی کی۔ دوسرے شامِ اوڈھ اور صبح بنارس بہت مشہور رہی ہیں۔ مصنف کا اشارہ شان و شوکت کو پیش کرتا بھی ہو سکتا ہے۔ دراصل یہ کہانی اوڈھ کے اس دور کو پیش کرتی ہے جب نوابین اوڈھ کا خاتمه ہو رہا تھا۔ سلطنت اوڈھ کا سورج اپنی آن بان شان کھو چکا تھا۔ نوابین کے آخری وقت کی یہ کہانی۔ قاری کے ذہن میں اس دور کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے جہاں نوابِ ذوالقدر علی خان عرف بڑے نواب صاحب سے ناول کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کے کئی سوتیلے بھائی بہن ہیں جو اسی حوالی میں الگ الگ حصوں میں قیام پذیر ہیں مگر روایتی انداز میں سمجھی بڑے نواب صاحب کے حکم کے تابع ہیں۔ نواب صاحب "خاص محل" میں رہتے ہیں۔ "شامِ اوڈھ" کی کہانی اسی کے اروگر دھومتی نظر آتی ہے۔ نوابین کے عہد میں نوابین کے محل میں لوٹدیاں باندیاں تو ہوا کرتی تھیں مگر یہاں تو زخمی لوٹدیوں کا ایک پورا لوٹدی خانہ ہی آباد ہے۔ جو ایک خاتون داروغہ کے زیر نگرانی ہے۔ یہ لوٹدیاں، باندیاں بیگم، ہر محل، ہر لڑکی، ہر مرد ہر نواب اور ہر نواب زادے کے لیے مقرر کی گئی ہیں۔ خاندان کے ہر فرد کے لیے برابر سے لوٹدیوں اور کنیزوں کا بٹوارہ کیا گیا تھا۔ ناول میں نوابین کے گھر پیلو حالات آپسی کشمکش اور سماجی حالات کو بخوبی پیش کر کے ڈاکٹر احسن فاروقی نے "شامِ اوڈھ" کو ذہنوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ نوابین کے گھر کی عورتوں کے حال یہاں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کا رہن، سہن، کھانا پینا، تفریح، ان کے حقوق ان کی ذمہ داری ان کی محبتیں ان کی نفتریں، ان کی خوشی اور ان کے غم اور ان کی تعلیم و تربیت۔

اتر پر دلیش کے زوال آمادہ معاشرے میں عورت کی کیا حیثیت تھی اور کیا حقوق تھے۔ چند مکالموں سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ جب انجوں عرفِ انجمن آر تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لکھنا بھی سیکھنا چاہتی ہیں اور جب نواب صاحب کو معلوم ہوتا ہے تو وہ غصہ سے کانپ جاتے ہیں اور کہتے ہیں:

"--- آئیں! نواب صاحب نے بڑے زور سے کہا اور ان کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا" آئیں، انجوں کیا؟ لکھنا؟ ہمارے خاندان میں لڑکیاں نہیں سیکھتیں۔ ہماری ناک کٹ جائے گی۔

بس حد ہو گئی۔ ہمارے خاندانی طریقوں میں چوں چوں اکی گنجائش نہیں۔ ہمارا حکم اٹل ہے۔" لبے

زوال آمادہ معاشرے میں عورتوں کی کیا حیثیت تھی ان کو کیا مرتبہ سماج میں حاصل تھا۔ اس کا اندازہ تو ایک لوٹی نوبھار کے ایک مکالمے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جب وہ یہ کہتی ہے:

”--- ویسے تو ہر عورت کنیز ہی ہوتی ہے۔ کوئی چھپر کھٹ پر بیٹھنے والی، کوئی پیڑھی پر، کوئی بالکل

ہر وقت ایک ناگ پر کھڑی رہنے والی---“ ۲۵

یہاں عورت کے ہر رشتہ کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ لاڈلی بیٹھی ہے۔ منہ زور لوٹی بھی، خدمت گار بھی ہے، طوائف بھی اور مجبور و مظلوم بیوی بھی، یہاں عورتوں کی تربیت، خصلت، عادت، مذہبی عقیدہ، رسم و رواج کو بھرپور انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بڑے نواب دنیا پر حکومت کرتے ہیں مگر ان پر ”نوبھار“ کی حکومت چلتی ہے۔ لوٹیاں باندیاں ان کے ارد گرد نظر آتی ہیں۔ وہی انھیں صلاح و مشورہ دیتی ہیں۔ وہی انھیں سلطنتی اور جگاتی ہیں، وہی شعرو شاعری، مجرہ اور عمدہ باتیں کر کے ان کے ہر ذوق ذہن کو تروتازہ کرتی ہیں۔ اسی سب سے اندازہ ہوتا ہے کہ جوبات نوابین کے آخر عہد کے بابت مشہور تھی کہ ”لکھنؤ کی سلطنت کنیزوں، لوٹیوں اور رقصاؤں کے اشارہ پر چلتی تھی“، دوران مطالعہ اس بات کا احساس بار بار ہوتا ہے۔ یہاں نوبھار کا جاندار کردار اس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔

”--- چار لوٹیاں بالکل نوبھار کے سے کپڑے پہنے ہوئے سب قبول صورت اور طرحدار، زینہ

چڑھتی ہوئی چبوترے پر آئیں اور چھپر کھٹ کے پاس بیٹھ گئیں۔ دو پانچتین بیٹھ کر پاؤں دبانے لگیں اور دو

اوہر ادھر پئی کے پاس بیٹھ گئیں۔ نوبھار سرہانے بیٹھ کر حضور کے سر میں تیل لگانے لگی تھوڑی دیر میں حضور

آرام کر گئے---“ ۳۶

بڑے نواب کی زندگی انہی لوٹیوں باندیوں کے ارد گرد گھومتی نظر آتی ہے۔

نواب صاحب کی شخصیت ان کا جسم، قد کاٹھی، کاڈ کر کے ڈاکٹر احسن فاروقی نے نوابین کی شامندر شخصیت اور ان کی وضع داری کو زندہ کر دیا ہے۔ یہاں نواب صاحب گزرے وقت کی علامت بن کر اجھرتے ہیں۔

”--- ان کا گورا چوڑا چہرہ، سفید پٹے اور سر پر سفید دو پلی ٹوپی، سفید داڑھی۔ سب کامل تاثر

دیکھنے والوں کے دماغ پر ایک عجیب رعب اور اطمینان کا ثڑا تھا۔ ان کے ماتھے اور رخساروں پر بکثرت

حبریاں پڑی ہوئی تھیں۔ جن میں ہلاکا گلابی خون جھلکتا تھا۔ یہ سفید جامد انی کا انگر کھاڑیب تن کیے ہوئے

تھے۔ یہ نواب ذوالفقار علی خاں ذو القدر جنگ بہادر سلمان میرزا تھے۔ اوہ کی مٹتی ہوئی تہذیب اور وضع داری

ان پر ختم بھجی جاتی تھی---“ ۳۷

زوال آمادہ اوہ کا ختم ہوتا خزانہ اور بر باد ہوئے نوابین جو اپنی غربت چھپانے کے لیے عید، بقر عید پر مسجد جانا، بازار جانا

ترک کر دیتے ہیں۔ گھوڑے ہاتھی بانٹ دیتے ہیں اور عوام میں یہ خبر پھیلا دیتے ہیں کہ بیماری کی وجہ سے باہر آ جانہیں سکتے۔ وہ اپنی

حالت پر خود ترس کھاتے ہیں اور بڑے انسوں کے ساتھی سے کہتے ہیں۔

”--- میں جانتا ہوں۔ میں ایک ریت کے ٹیلے پر کھڑا ہوں اور میرے پیروں کے نیچے سے ریت برابر کھک رہی ہے۔ ---“ ۶

نوایین کی عیاشیوں کا ذکر کر کے احسن فاروقی نے حقیقت نگاری کی عدمہ مثال پیش کی ہے۔ نواب صاحب کے علاوہ ان کے تمام بھائی اور خاندان کے تمام مرد اسی غلامت میں غوط زن نظر آتے ہیں۔ سوائے سیر و تفریح، ناج گانے کے ان کا کوئی کام نہیں تھا۔ رقصاؤں کو دور دور سے بلا یا جاتا۔ دیرات تک محفل جسی رہتی۔ نوایین، مصاہین کے جمگھٹ میں رہتے۔ ہر طرف خوشی اور عیش و آرام کا عالم تھا۔ اور اسی بے فکری میں عیاشی اپنے شباب پر نظر آتی ہے۔ بڑے نواب عالم جو بڑے نواب کے صاحبزادے تھے، فطرت سے عیاش اور عورتوں کے زبردست شوقین، مصاہین سے ہر وقت گھرے رہتے۔ ناج رنگ کی محفل کے ساتھ عورتوں کا ذکر چھڑا رہتا۔ یہاں مصنف نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ عورتیں نوایین کے ذہنوں پر کس طرح مسلط رہا کرتی تھیں کہ سوائے عیاشی کے انھیں کوئی اور کام نہ سمجھتا۔ نواب کے محل میں ایک رنڈی خانہ تھا۔ اس کی ہر مہینہ ایک داروغہ رنڈی خانہ رکھی جاتی جو ان کے لیے رنڈی مہینہ کراتی۔ اس طرح ہر مہینہ کے لیے ایک رنڈی ہوتی۔

”--- قریب قریب ہر روز ایک نئی رنڈی ان کی خدمت کے لیے آتی تھی۔ عورتوں کا ان کو خاص شوق تھا اور مقویات کا استعمال جاری رکھتے۔ ان کے مصاہین زیادہ تر عورتوں کی یا مقوی دواؤں کی با تین کیا کرتے تھے۔ --- نواب کو آج کل دیہات سے عورتیں منگانے کی فکر تھی۔ کیونکہ شہر میں اب کوئی عورت ان سے باقی نہیں بچی تھی۔ ---“ ۷

”شام اودھ“ میں جیتا جا گتا لکھنؤ نظر آتا ہے۔ جہاں نوایین کے ایک ایک فعل کے ذکر کے ساتھ ساتھ معاشرہ، خاندان، رشتہ دار، افراد، نوکر چاکر کے علاوہ داروغہ رنڈی خانہ، داروغہ تو شہ خانہ (کپڑے وغیرہ کے لیے) داروغہ مطخ (باور پی خانہ) وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔ مصنف نے تیتر بیک کی لڑائی دکھائی ہے جہاں صدر شکن اور منہ شکن کا ذکر کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم پرانے لکھنؤ کے کس محلے میں چلے گئے ہیں۔ جب شادی کا بیان کرتے ہیں تو شادی کی رسکیں ڈال، بری، مانجھا، چھاوار، زیورات، سکھنیں، دو لحا، پیڑی، نکاح، برائی، گھر اتی، خاطر مدارات کے علاوہ عید بقر عید کے ذکر میں بھاڑوں کی نقل کا منظر بھی خوب بیان ہوا ہے کہ مزا آ جاتا ہے۔ ڈومنیوں کا ناج، کشمیری ناج، دادرہ، ٹھمری، غزل، مجرہ، وغیرہ۔

جب محل کا ذکر کرتے ہیں تو درباری، مصاہین، محلات، باغ، باعچپہ، نہر، درباری، مخزے، برات کے جلوس محروم کی مجلسیں تزعیے کے جلوس، تبرک، مجلس فاتحہ، کے علاوہ نوابی مٹھاث باث میں اپنی پوری وضعداری کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ محلات کی اندر ورنی زندگی، نوایین کے ازواج سے تعلقات، بچوں کی پرورش اور خاص کر نواب آغا کی پرورش اور تعلیم کا مزیدار بیان، مولوی صاحب کے تعلیم دینے کا طریقہ، تربیت یافتہ اور طرحدار لوٹیاں، ناول کے آخر میں نواب ذوالفقار علی خاں کی موت کا منظر، عورتوں کا روتا پیٹنا، ان کے بین، نواب صاحب کی تجهیز و تکفین کا سامان، دریائے گومتی پر ایک مقام پر غسل میت، کفن وغیرہ کامضنف نے ان تمام باتوں کو

نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میت کا قبرستان تک کافر۔ مصنف نے ان بیانات میں جان ڈال دی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف صرف نواب صاحب کی میت نہیں سپردخاک کر رہا ہے بلکہ اودھ کی مردہ تہذیب کی تدفین بھی کر رہا ہے۔ یہ میت اودھ کی تہذیب اور تہذیبی ورشہ کی میت تھی جس کو وہ دفاتر ہے تھے۔ اور جس کے لیے سارا زمانہ، سارے لوگ، سب ساتھ ساتھ تھے کیا عورتیں، کیا مرد، کیا بوڑھے، کیا بچے، کیا جوان، کیا مریض سب کے سب غرددہ تھے۔ سب غمگین تھے سب قافلے میں شامل تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا وہ ایک شخص کو نہیں بلکہ اپنی تہذیب، اپنی ملت اپنی وراثت کو فن کرنے جا رہے ہیں، ”شام اودھ“ میں بڑے نواب کے فاتحہ اور چالیسویں کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ سب ایک علامت کے طور پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی بنابر میں اس کو ایک علامتی ناول مانتی ہوں جبکہ ناول نگار ڈاکٹر احسن فاروقی خود اس کو شیم تاریخی ناول تسلیم کرتے ہیں اور ڈاکٹر ممتاز احمد خاں ”شام اودھ“ کو ایک ڈرامائی ناول تصور کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

”..... یونانی ڈرامے کی تینوں خصوصیات وحدتِ زمان، وحدتِ مکان، اور وحدتِ عمل موجود ہے۔“

”..... ”شام اودھ“ کی جس قدر تعریف ہوئی ہے اسی قدر نکتہ چینی بھی ہوئی ہے۔ یوسف سرمست اس نکتہ چینی میں سب سے اول ہیں، کئی اعتراض کیے ہیں جیسے

”..... ڈاکٹر احسن فاروقی پہلے ناول نگار ہیں جو یونانی ڈراموں کے اصولوں کے اصول پر ناول کو ڈھال کر اس کی وسعت کو محدود کرنا چاہتے ہیں۔“

”..... ”شام اودھ“ میں احسن فاروقی نے صرف ساخت اور ہیئت کو ناول کے فن کی معراج سمجھ لیا ہے۔“

ایک جگہ تو یوسف سرمست ”شام اودھ“ کو ابن صفی کی جاسوسی دنیا اور اے۔ آرخاتون کی ناول ”شم“ سے بھی کم درجہ کا ناول تصور کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ

”..... ایک اچھی عمداً اور سمجھیدہ ناول وہ ہوتی ہے جس میں یا تو چونکا نے والی باطنی ہوں یا ذہن کو نی

روشنی غور و فکر کرنے پر آمادہ کرنے والی ناولیں ہوں۔ ”شام اودھ“ میں یہ دونوں باطنیں نہیں ملتیں۔“

اس کے علاوہ یوسف سرمست اس ناول کی کئی اور کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں حالانکہ ”شام اودھ“ اپنے دور میں لکھی گئی تمام ناولوں مثلاً ”معصومہ“، ”گنجے فرشتے“، ”آنگن“، ”ایوانِ غزل“، ”شکست کی آواز“، ”ایسی بلندی ایسی پستی“، ”دہوکے پھول“، ”وغیرہ میں سب سے زیادہ متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس ناول میں ڈاکٹر احسن فاروقی نے اودھ کے زوال آمادہ معاشرے کو جس قدر جاندار طریقے سے پیش کیا ہے ویسا کسی اور ناول میں پڑھنے کو نہیں ملتا۔ اس میں یوسف سرمست کی نکالی گئی کیاں اور کمزوریوں سے ”شام اودھ“ کی مقبولیت پر تو کوئی اثر نہیں پڑا، مگر ہاں اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ یوسف سرمست نے ”شام اودھ“

کی براہی کر کے اپنی کسی ذاتی دشمنی کا بدلہ لیا ہے۔

بہر حال ”شامِ اودھ“ میں پلاٹ کی چستی، مکالے کی برجستگی، منظرِ نگاری میں حقیقتِ نگاری، کرداروں میں مختلف کردار، ناول کا اختتام اور اس کی پیش کش اس قدر عمدہ ہے کہ اس طویل ناول کو ختم کرنے کے بعد وبارہ مطالعے کی خواہش جاگ جاتی ہے۔

کرداروں کے پیشکش کے سلسلے میں دو باتیں ضروری ہیں پہلی تو یہ کہ نوبہار کا کردار اس ناول کی جان ہے۔ ہیر و نواب ذوالفقار اور ہیر و نن آجنم آ را عرفِ انجو جیسے کرداروں کی تحریک کے پیچھے یہی باتوںی نوبہار کا فرمایا ہے۔ اگر اس ناول سے نوبہار کو نکال دیا جائے تو ناول کی تمام رونق یک لخت ختم ہو جائے گی۔ یہ لوٹڑی علمِنجوم، علمِرمل میں ماہر ہے۔ نہایت عالمگرد، سمجھدار، تعلیم یافتہ، بات بات پر شعر نہان، نواب صاحب کے آدھے ادھورے شعر کو مکمل کرنا چاہے وہ اردو کے ہوں یا فارسی کے، دوراندیش، وقت شناس اور نہایت با ذوق لڑکی نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے احسن فاروقی نے فسانہ آزاد کی شریا کی طرح اس کردار کو گڑھا ہے۔ مگر یہاں سوال تو یہ اٹھتا ہے کہ یہ سب علم و هنر، شعر و شاعری اس نے کب سیکھی۔ کیونکہ اس کی پروش تو جنگل میں ڈاکوؤں کے بیچ ہوئی تھی۔ بچپن میں اس کا اغوا ہو گیا تھا۔ تو سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ احسن فاروقی کو اس کردار سے اس قدر ہمدردی کیوں ہے؟

”شامِ اودھ کا دوسرا عمدہ کردار نواب آغا کا ہے۔ والدین کے انتقال کے بعد پھوپھی نے ان کی پروش کی اور اس قدر لاذ پیار دکھایا کہ نواب آغا کسی کام کے نہیں رہے۔ نواب آغا کی پروش ان کی تعلیم اور ان کی شادی قاری کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ نو برس تک والدہ کے ساتھ سونا، مردوں میں جانے سے گھبراانا اور لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے گھبرا کر صرف لوٹڑیوں کے ساتھ گھر کھیلنا، ہمیں چونکا دیتا ہے۔ چند مکالموں سے نواب آغا کا کردار سامنے آ جاتا ہے۔

”..... ہم ابا جان کے یہاں نہیں جائیں گے۔ وہاں اتنے ایک تو مردوے ہوتے ہیں گے۔ سب

ہم کو گھوڑ گھور کر دیکھتے ہیں اور وہ مردوہ حیدر کہیں مل گیا تو وہ ہم کو دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔ اللہ کرے مرے ۔۔۔۔۔“
نواب آغا کی ناقص تعلیم کا بیان کر کے ڈاکٹر احسن فاروقی نے نوایین کے تعلیمی معیار اور اس کی قدر و قیمت پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ نوایین ایسی ہی ناقص تعلیم حاصل کرتے اور زندگی بھر صرف عورت کے آنچل میں منہ چھپائے دنیا کی مصیبتوں سے بچ کر رہنا چاہتے تھے۔

”..... آغا نواب آگا کرہنے ہوئے مولوی صاحب کے سامنے بیٹھتے۔ جزدان سے قرآن شریف

نکال کر حل پر رکھتے اور ایک کاغذ میں بندھا ہوا تمبا کو مولوی صاحب کے ہاتھ میں تھاڈ دیتے۔۔۔۔۔ نواب

آغا منہ کھو لے قرآن شریف آگے کھلا ہوا بیٹھتے رہتے۔۔۔۔۔ پھر قرآن شریف بند کر کے جزدان میں رکھ دیا

جاتا۔ اور مولوی صاحب نواب آغا کو گود میں بٹھا کر رکھتے پیتے اور باتیں بناتے رہتے۔۔۔۔۔ نواب آغا کو

لوٹڑیوں کے ساتھ پیش آنے کے درس دیے جاتے۔ مولوی صاحب کی تمام تعلیم میں سب سے زیادہ کامیاب

اسی قسم کے معاملات کا درس رہا تھا۔۔۔۔۔“ ۱۱۷

بڑے ہونے تک نواب آغا تلاٹے، ہکلاتے، محبت نے انھیں ناکارہ، کام چور اور نالائق بنایا تھا۔ نواب آغا کے اس روئیہ پر
نہ کسی کو کوئی اعتراض تھا نہ فکر۔

مزاحیہ کردار پہلے ناول کا، ہم جز ہوا کرتے تھے۔ یہاں بھی میر کلو موجود ہیں جو اپنے عجیب و غریب حیلے، انوکھی اور بے تکی
بات چیت اور اولوں جملوں حرکتوں کی وجہ سے نواب صاحب کے ہر دل عزیز بن گئے تھے۔ وہ بات بات میں نہ کی جگہ شکر کی قسم کھانا،
بات بات میں انگریزی الفاظ کا استعمال کرنا وغیرہ وغیرہ سے ہمیں فسادہ آزاد کے ”خوبی“ کی یادتازہ کرو دیتا ہے۔

زبان کے لحاظ سے بھی یہ ناول لا جواب ہے۔ پوری ناول میں نہایت سلیس روان، جاندار اور پر لطف اردو پڑھنے کو ملتی ہے۔
مکالمے چست اور بر جستہ ہیں۔ جملوں کی ساخت مناسب اور زبان پکدار ہے کہیں قاری کو بار بار نہیں گزرتی۔ بیچ بیچ میں شعر کا استعمال
کر کے مصنف نے اپنے ذوق کو تو سکین دی ہے۔ جہاں مزاحیہ کردار کلو ”میر کلو“ کا ذکر آتا ہے، زبان کا بدلا ہوارنگ بھی نظر آ جاتا ہے۔
بات بات میں مزاح کا پہلو تلاش کرتا ہے۔ جس میں اتر پردیش کے سماج کی عدمہ عکاسی ہوتی ہے۔

بہرحال ”شام اودھ“ نامی حقیقت نگاری کی عدمہ مثال ہے۔ میر امشورہ ہے کہ طوالت کی وجہ سے جن افراد نے ”فسادہ آزاد
نہ پڑھا ہوا انھیں ”شام اودھ“ ضرور پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ یہاں زوال آمادہ معاشرے کی حقیقی تصویر بھی موجود ہے۔

ضعیف، لاغر، بوڑھے، دقائی نوی، روایت پرست، نواب کی موت پر قاری کو خوش ہونا چاہیے کہ ایک روایت پرست، دقائی نوی
انسان سے پیچھا چھوٹ گیا، مگر کمال ہے احسن فاروقی کا کہ موت کا بیان اس طرح کیا ہے کہ ہمیں ان کے مرنے کا غم ہوتا ہے۔ دراصل
یہ بھی ایک علامت ہے کہ پرانی اور روایتی چیزوں سے اتر پردیش والے کس قدر محبت کرتے ہیں اور وابستہ ہیں۔ اس سے یہ بات واضح
ہو جاتی ہے کہ اتر پردیش کے عوام روایت پرست اور رواج پسند ہیں۔ ڈاکٹر اتیاز علی خاں نواب صاحب کی موت کے بابت جو نظریہ
پیش کرتے ہیں وہ بھی روایت پرستی کی طرف اشارہ کرتا ہے:

”... ان کا اخراج ایک عہد کی موت۔ دوسرے یہ کہ ایک عہد کا زوال دل پر چوٹ لگاتا

ہے۔۔۔“ ۲۱

شبہم رضوی

لیکچر رشیعہ اردو

کرامت حسین مسلم پی۔ جی گرس کانج

نشاط انگلکھنہ

شام ادھر - ڈاکٹر احسن فاروقی مفتہ ۳۹

۳۱۲ " " "

۵۰ " " "

۵۰ " " "

۶۱ " " "

بیسویں صدی میں اردو ناول ڈاکٹر ممتاز علی خاں مفتہ ۲۸

۵۰۹ " " " یوسف نمرست ہمیر

۷۱۰ " " " ۷۱۱ " " " ۷۱۲ " " " ۷۱۳ " " " ۷۱۴ " " " ۷۱۵ " " " ۷۱۶ " " " ۷۱۷ " " " ۷۱۸ " " " ۷۱۹ " " " ۷۲۰ " " " ۷۲۱ " " " ۷۲۲ " " " ۷۲۳ " " " ۷۲۴ " " " ۷۲۵ " " " ۷۲۶ " " " ۷۲۷ " " " ۷۲۸ " " " ۷۲۹ " " " ۷۳۰ " " " ۷۳۱ " " " ۷۳۲ " " " ۷۳۳ " " " ۷۳۴ " " " ۷۳۵ " " " ۷۳۶ " " " ۷۳۷ " " " ۷۳۸ " " " ۷۳۹ " " " ۷۴۰ " " " ۷۴۱ " " " ۷۴۲ " " " ۷۴۳ " " " ۷۴۴ " " " ۷۴۵ " " " ۷۴۶ " " " ۷۴۷ " " " ۷۴۸ " " " ۷۴۹ " " " ۷۵۰ " " " ۷۵۱ " " " ۷۵۲ " " " ۷۵۳ " " " ۷۵۴ " " " ۷۵۵ " " " ۷۵۶ " " " ۷۵۷ " " " ۷۵۸ " " " ۷۵۹ " " " ۷۶۰ " " " ۷۶۱ " " " ۷۶۲ " " " ۷۶۳ " " " ۷۶۴ " " " ۷۶۵ " " " ۷۶۶ " " " ۷۶۷ " " " ۷۶۸ " " " ۷۶۹ " " " ۷۷۰ " " " ۷۷۱ " " " ۷۷۲ " " " ۷۷۳ " " " ۷۷۴ " " " ۷۷۵ " " " ۷۷۶ " " " ۷۷۷ " " " ۷۷۸ " " " ۷۷۹ " " " ۷۷۱۰ " " " ۷۷۱۱ " " " ۷۷۱۲ " " " ۷۷۱۳ " " " ۷۷۱۴ " " " ۷۷۱۵ " " " ۷۷۱۶ " " " ۷۷۱۷ " " " ۷۷۱۸ " " " ۷۷۱۹ " " " ۷۷۲۰ " " " ۷۷۲۱ " " " ۷۷۲۲ " " " ۷۷۲۳ " " " ۷۷۲۴ " " " ۷۷۲۵ " " " ۷۷۲۶ " " " ۷۷۲۷ " " " ۷۷۲۸ " " " ۷۷۲۹ " " " ۷۷۳۰ " " " ۷۷۳۱ " " " ۷۷۳۲ " " " ۷۷۳۳ " " " ۷۷۳۴ " " " ۷۷۳۵ " " " ۷۷۳۶ " " " ۷۷۳۷ " " " ۷۷۳۸ " " " ۷۷۳۹ " " " ۷۷۴۰ " " " ۷۷۴۱ " " " ۷۷۴۲ " " " ۷۷۴۳ " " " ۷۷۴۴ " " " ۷۷۴۵ " " " ۷۷۴۶ " " " ۷۷۴۷ " " " ۷۷۴۸ " " " ۷۷۴۹ " " " ۷۷۴۱۰ " " " ۷۷۴۱۱ " " " ۷۷۴۱۲ " " " ۷۷۴۱۳ " " " ۷۷۴۱۴ " " " ۷۷۴۱۵ " " " ۷۷۴۱۶ " " " ۷۷۴۱۷ " " " ۷۷۴۱۸ " " " ۷۷۴۱۹ " " " ۷۷۴۲۰ " " " ۷۷۴۲۱ " " " ۷۷۴۲۲ " " " ۷۷۴۲۳ " " " ۷۷۴۲۴ " " " ۷۷۴۲۵ " " " ۷۷۴۲۶ " " " ۷۷۴۲۷ " " " ۷۷۴۲۸ " " " ۷۷۴۲۹ " " " ۷۷۴۳۰ " " " ۷۷۴۳۱ " " " ۷۷۴۳۲ " " " ۷۷۴۳۳ " " " ۷۷۴۳۴ " " " ۷۷۴۳۵ " " " ۷۷۴۳۶ " " " ۷۷۴۳۷ " " " ۷۷۴۳۸ " " " ۷۷۴۳۹ " " " ۷۷۴۴۰ " " " ۷۷۴۴۱ " " " ۷۷۴۴۲ " " " ۷۷۴۴۳ " " " ۷۷۴۴۴ " " " ۷۷۴۴۵ " " " ۷۷۴۴۶ " " " ۷۷۴۴۷ " " " ۷۷۴۴۸ " " " ۷۷۴۴۹ " " " ۷۷۴۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۳۰ " " " ۷۷۴۴۲۳۱ " " " ۷۷۴۴۲۳۲ " " " ۷۷۴۴۲۳۳ " " " ۷۷۴۴۲۳۴ " " " ۷۷۴۴۲۳۵ " " " ۷۷۴۴۲۳۶ " " " ۷۷۴۴۲۳۷ " " " ۷۷۴۴۲۳۸ " " " ۷۷۴۴۲۳۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۳۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۳۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۲۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۲۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۲۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۸ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۹ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۰ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۱ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۲ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۳ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۴ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۵ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۶ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲۴۲۴۱۷ " " " ۷۷۴۴۲۴۲۴۲۴۲